حرام جانور کا دودھ بھی شامل ہونے کا خطرہ ہے۔ان ممالک سے درآمد ہونے والے **گوشت** اور **ڈیری مصنوعات** پر ''**حلال**'' لکھا ہوتا ہے،ان سے بھی اجتناب کرنا چاہیے،جب تک ہمیں اس کمپنی کے کارندوں اور طریقہ کار سے متعلق تسلی بخش معلومات حاصل نہ ہوں۔اس لفظ کے غلط ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ ایسے درآمد شدہ مچھلی کے پیکٹ پر بھی ''**حلال، ذبح علی الطریقة الإسلامیة**'' لکھا ہوتا ہے۔

چربی پر مشتمل اشیاء مثلاً صابن اور کریم وغیرہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

بعض واقف کار لوگوں کا کہنا ہے کہ **کالی چائے** میں خون شامل کیا جاتا ہے۔اگر یہ بات درست ہے، تو مسلمان ملک کی چائے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے؛ کیونکہ حلال جانور کا بھی بہتا ہوا خون بالکل حرام ہے۔

مضر صحت اشیاء: اسلام نے جسم وجان کی حفاظت فرض کردی ہے۔لہٰذا صحت کے لیے نقصان دہ چیزوں کا استعمال حرام ہے؛صرف بھوک و پیاس سے موت کا اندیشہ ہو تو حرام غذا بھی کھانا جائز ہے۔

موجودہ مادی دور میں کافروں کے علاوہ مسلمانوں کی بھی پکی پکائی چیزوں میں مضر صحت کیمیکل وغیرہ کی ملاوٹ کی عام شکایت ہے۔لہٰذا جہاں تک ممکن ہو، پیکنگ شدہ یا کھلی بازاری غذاؤں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

اقوال زریں

- انسانی زندگی فانی ہے؛لیکن نیک اعمال ہمیشہ بقائے دوام کا درجہ اختیار کرتے ہیں۔
- جو شخص اپنے آپ پر فتح حاصل کرلے اس کے لیے دوسروں پر فتح حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں۔
- اپنی خوشیوں کی طرف توجہ دو، اپنے دکھوں کی گنتی مت کرو۔
- نوجوانوں کی بے وقوفیاں بڑھاپے میں توبہ کے لیے خوراک ہوتی ہیں۔
- چڑیاں متحد ہوجائیں تو وہ شیر کی کھال کھینچ سکتی ہیں۔
- اپنی کمزوریوں اور خامیوں سے آگاہ ہوئے بغیر کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔
- خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ اختیار کرلیتی ہیں۔
- جو کھو گیا اس کا خیال نہیں کرنا چاہیے؛ بلکہ جو رہ گیا اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

[انتخاب: مزمل احمد خان شاہین ٹاؤن راولپنڈی]

❁❁❁❁❁

حقوق انسانی قسط:۲

انسانی عظمت کا منشور: خطبۃ حجۃ الوداع

عبدالرحیم روزی

اس شاہکار خطبے میں آپ ﷺ نے کتاب ہدایت قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کی خوب تلقین فرمائی ہے۔ ان دونوں پر عمل کرنے والوں کے لیے یہ نوید جان فزا ہے کہ وہ کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو سابقہ تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ یہ زندہ جاوید معجزہ اور معارف کا گنجینہ ہے۔ اور تمام آسمانی کتابوں پر گواہ ہے۔ یہ کتاب کسی قسم کی تحریف اور تغیرات سے مبرّا ہے۔ اللہ پاک نے پورے قرآن مجید سے لے کر ایک چھوٹی سی سورت تک بنا کے لانے کا فصحاء و بلغائے عرب کو چیلنج دیا؛ مگر وہ اس سے عاجز آ گئے۔ قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں نے اسے اور اس کی تشریح سنت نبوی کو دستور حیات، آئین حکومت بنالیا تو وہ دنیا پر غالب آ گئے۔ امن و آشتی کا دور دورہ ہوا۔ سعادتِ دین و دنیا ملی۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

سنت رسول ﷺ کا بھی ایک مسلمان کی زندگی سے رشتہ چولی دامن کا ہے۔ جس کے بغیر قرآن مجید پر عمل ممکن نہیں۔ یہ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل، مطلق کی تقیید، عموم میں تخصیص، اور مبہم کی تفسیر کرتی ہے۔ اور کبھی نیا مستقل حکم مقرر کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے فرمودات، افعال و اعمال اور اقرار کا نام حدیث نبوی ہے۔ بالفاظ دیگر آپ ﷺ کے طور طریقے کا نام "سنت" ہے۔ آپ ﷺ نے اسے قرآن کریم کا مثل قرار دیا ہے اور اسے تھام کر رکھنے والے کو کبھی گمراہ نہ ہونے کی گارنٹی دی ہے۔

اس مأخذ میں علوم و معارف کے بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ اور یہ قرآن مجید کے بعد دوسرا مصدر ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، حدود و تعزیرات، معاملات، اخلاقیات اور جہاد وغیرہ تمام علمی و عملی مسائل کی تفصیلات حدیث شریف کے ذریعے ملتی ہیں۔

دورِ جاہلیت میں خواتین، غلاموں اور کمزوروں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔ دانش و بینش سے کورے لوگ ان مظالم کے ذریعے اپنا پندار قائم رکھتے تھے۔ جاہلی معاشرے کا نقشہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے سرمایہ میں کھینچا ہوا ہے جو بڑا بھیانک نقشہ ہے۔ آپ ﷺ نے ان مظلوم و مقہور طبقوں کے حقوق اجاگر کیے اور وہ عزت و حرمت والے بن گئے۔

ناحق خون کرنے، بلاجواز مال اٹھانے اور آبروریزی پر مکمل قدغن لگا دی، اور آبروئے مسلم اور دیگر حقوق کو ذوالحجہ کے

مہینے، عرفات کے دن اور اماکن مقدسہ سے تشبیہ دے کر ہمیشہ کے لیے تحفظ دیا۔اس سے عورتوں کو تحفظ ملا۔لوگ پر امن ہو گئے۔ڈاکوؤں، لٹیروں سے بے خوف ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں جانے کا عقیدہ پیدا کیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ خود بخود نیک اعمال کرنے اور دنیا و آخرت کے تباہ کن اعمال سے اجتناب کرنے لگے۔حضرت عباسؓ کا سود ختم کر کے اور ابن ربیعہ کا خون معاف کر کے اصلاح و تعمیر کا آغاز اپنے گھر سے شروع کیا، جو کہ اصلاح اعمال اور اصلاح احوال کی بنیاد اور کامیابی کے لیے سب سے زیادہ کارگر نسخہ ہے۔

قرآن مجید میں دعاۃ و مصلحین کی اس ادا کو سخت ناپسند کیا گیا ہے کہ مصلح و داعی لوگوں کو نیکی و بھلائی کی طرف دعوت دے مگر خود اس پر عمل نہ کرے۔اسے عقل و خرد کے منافی قرار دیا گیا ہے۔اور ایک جگہ اس طرز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی ناراضگی بتائی گئی ہے۔عربی شاعر کہتا ہے ؎

لا تنہ عن خُلُق و تأتی مثلہ عار علیک إذا فعلت عظیم

ترجمہ "تو ایسے اعمال سے مت روک پھر تم خود اس کا ارتکاب کر بیٹھے! جب تو ایسا کرے گا تو یہ بڑا عیب اور طعنہ ہوگا۔"

آپ ﷺ نے نسل در نسل چلے آئے ہوئے سود اور دور جاہلیت کے خونی مطالبات ختم کر دیے۔سود، انسانی رحم و شفقت کے لیے ایک سم قاتل تھا۔سود لینے والا بھائی چارگی، ہمدردی اور قربانی کے جذبے کو نظر انداز کرتا ہے اور خونخوار بھیڑیئے کی طرح مفت میں دوسرے کا مال کھانے کے لیے نظریں جمائے رکھتا ہے۔اس کے بدلے اسلام نے "قرضہ حسنہ" دینے کی ترغیب دی، اس کے لیے گرانقدر اجر و ثواب بتایا اور قرضہ کی ادائیگی کی ترغیب بیان کی اور تنگ دست کو مہلت دینے کے فضائل بیان کیے۔

آپ ﷺ نے باپ بیٹے کے مقدس رشتے کو تحفظ دینے کے لیے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ بیٹا اپنے باپ کی طرف نسبت کرے اور باپ اپنے بیٹے سے انکار نہ کرے۔ایسا کرنے والے کے لیے سخت وعید سنائی۔ہر فرد کو اپنے کرتوت کا خود مکلف بنایا۔ایک شخص کا فردِ جرم کسی دوسرے پر عائد نہیں کیا جائے گا۔یہی عین انصاف اور عدل کا اعلیٰ معیار ہے۔دور جاہلیت میں مجرم کے بجائے اس کے قبیلے کے کسی بے گناہ کو پکڑا جاتا اور وہ بیچارہ سزا بھگتتا، جو کہ سراسر ناانصافی اور جنگل کا قانون تھا۔

عبادت صرف اس خالق، رازق، مالک حقیقی کی کریں جس نے آپ کو اور دنیا کو عدم سے وجود میں لایا، جبکہ اس کے لیے کوئی سابقہ نقشہ نہ تھا۔اسی ذات نے آپ کو زندگی بھر اپنی حفاظت میں رکھا، عقل و دانش، متوازن اعضاء دیے، خوراک فراہم کیا، وہی موت دیتا ہے وہی زندگی دیتا ہے، وہ تمام فرشتوں، اولوالعزم پیغمبروں، تمام اولیاء و صلحاء اور تمام نیک و بد مخلوقات

کا رب اوران کا رکھوالا ہے۔لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی ہستی کی عبادت کی جائے۔اسی کا گن گایا جائے۔ ورنہ اسے صرف خالق و مالک ماننے سے بات نہیں بنے گی۔ یہ تو مشرکین بھی مانتے تھے۔مگر رسول اللہ ﷺ نے اسے ناکافی سمجھا اوران سے قتال کیا۔دنیا میں سب سے بڑی خرابی یہی شرک ہے،جس نے نوع انسانی کو گروہوں میں تقسیم کرڈالا۔سب کے معبود جدا جدا ہوگئے۔اگر سب ایک ہی اللہ کو مانتے اور صرف اسی کی عبادت کرتے تو معاملہ اس حد تک نہ بگڑتا، جتنا کہ آج بگڑا ہوا ہے۔شرک کرنے کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہوا ہے۔آپ کی امت آخری امت ہے۔اس کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔آپ کی شریعت نے تمام شرائع کو منسوخ کیا۔آپ کی شریعت جامع الصفات اور جامع الخیر شریعت ہے۔ارکانِ اسلام اپنے اندر بے پناہ معنویت اور حکمت رکھتے ہیں۔یہ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کو استوار کرنے کے علاوہ بندوں اور بندوں کے مابین بھی محبت والفت، رواداری،اخوت وغمخواری اور دیگر حکمتیں رکھتے ہیں،جن کے ترک کرنے سے اسلام کا قلعہ منہدم ہوجاتا ہے۔

سربراہانِ مملکت اور حکام کی اطاعت کے بغیر ریاست چل نہیں سکتی۔اسلام نے داعی اور رعایا کے مابین مضبوط رشتہ قائم کیا ہے۔افراتفری کا نقصان خود اور معاشرہ سب کو ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں حکام (اولوالامر) کی اطاعت لازمی قرار دی، وہاں اطاعت کی حدود و سرحدیں بھی متعین کی ہیں۔اور یہ اصول بیان کیا ہے کہ حکام کی اطاعت لامحدود اور غیر مشروط نہیں؛ بلکہ مشروط ہے کہ ان کی اطاعت اس وقت تک فرض عین ہے،جب تک وہ حدود و قیود الٰہی کے پابند رہیں اور اسی کی حدود میں اطاعت کا مطالبہ کریں۔اگر وہ کھلم کھلا مالکِ کائنات کی بغاوت کرتا ہے تو اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ اصول حکام اور سربراہانِ مملکت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

ظلم و بربریت ازل سے تاحال ناپسندیدہ حرکت رہی ہے۔کوئی بھی فرد اپنے اوپر ظلم ہونے کو پسند نہیں کرتا تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ دوسروں پر بھی ظلم نہ کرے۔یعنی افراط وتفریط دونوں کا شکار نہ ہوجائے۔دینِ اسلام ایک معتدل دین ہے وہ اعتدال،انصاف اور عدل کو فروغ دیتا ہے اور ظلم جارحیت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

انسانی عظمت کا یہ منشور و دیگر آداب اسلام اور احکام دین دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی ذمہ داری درجہ بدرجہ تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔علم وآگہی کو عام کرنا اور جہالت وضلالت کے خلاف جنگ کرنے سے ہی انسانیت کو فلاح ونجاح مل سکتا ہے۔علم ہر ترقی کے لیے سنگ بنیاد ہے۔اسلام میں پہلی وحی ﴿اقْرَأْ﴾ "پڑھ" سے شروع ہوئی۔اور